114846- طلاق رجعی اور طلاق بائن والی عورت کا وارث بننا اور اگر اسکا خاوند فوت ہو جائے تو بیوہ کی عدت میں منتقل ہونا

سوال

ایک عورت کو (بغیر عقد نکاح) عرفی طلاق ہوئی اور جب اس کا خاوند فوت ہوا تو اس عورت نے یہ کہتے ہوئے بیوہ ہونے کی عدت نہ گزاری کہ وہ تو مطلقہ ہے، لیکن اس نے وراثت حاصل کی، ایسی عورت کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

آپ کا یہ کہنا کہ : "ایک عورت کو (بغیر عقد نکاح) عرفی طلاق ہوئی " لگتا ہے کہ آپ اس سے مراد لے رہے ہیں کہ اس کی طلاق سرکاری اوراق میں رسمی طور پر رجسٹر نہیں ہوئی، یہ بات یاد رہے کہ طلاق رجسٹر نہ ہونے سے حکم پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کیونکہ طلاق واقع ہونے کی شروط میں طلاق کا رسمی طور پر رجسٹر ہونا شامل نہیں.

دوم :

جب بیوی کو طلاق رجعی دی جائے اور اس کی عدت ختم ہو جائے اور پھر اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کے لیے بیوہ ہونے کی عدت بسر کرنا لازم نہیں؛ اور نہ ہی یہ عورت وارث بن سکتی ہے؛ کیونکہ طلاق کی عدت ختم ہونے کی وجہ سے وہ خاوند سے بائن ہو چکی ہے.

سوم :

جب بیوی کو طلاق رجعی ہو جائے اور طلاق کی عدت کے دوران اس کا خاوند فوت ہو جائے تو یہ عورت اس کی وارث بنے گی، اور اس کی عدت بیوہ کی عدت میں تبدیل ہو جائیگی، اس طرح وہ خاوند کی وفات کے دن سے چار ماہ دس دن بیوہ کی عدت بسر کریگی؛ کیونکہ طلاق رجعی والی عورت عدت ختم ہونے تک اس شخص کی بیوی تھی.

چہارم :

جب بیوی کو طلاق بائن ہو جائے مثلا شرعی طریقہ سے تین طلاق ہو چکی اور دوران عدت یا پھر عدت ختم ہونے کے بعد اسے طلاق دینے والا خاوند فوت ہو جائے نہ تو وہ بیوہ کی عدت گزارے گی اور نہ ہی وہ اس کی وارث بنے گی، لیکن اگر خاوند نے اسے مرض الموت میں طلاق دی ہو اور اس پر الزام ہو کہ اس نے بیوی کو وراثت سے محروم کرنے کے لیے طلاق دی ہے، جیسا کہ اس کی تفصیل آگے بیان ہو گی.

طلاق یافتہ عورت کے وارث بننے اور اس کے خاوند کے فوت ہونے کی صورت میں بیوہ کی وفات کے متعلق اہل علم کی کلام کا ما حاصل یہی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب رجعی طلاق والی عورت کا دوران عدت خاوند فوت ہو جائے تو وہ بغیر کسی اختلاف کے نئے سرے سے بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن گزارے گی.

اور ابن منذر کا قول ہے: جن اہل علم سے ہم نے علم حاصل کیا ہے وہ سب اس پر متفق ہیں، کیونکہ رجعی طلاق والی عورت بیوی ہے اسے طلاق بھی ہوگی اور اسے وراثت بھی حاصل ہو گی اس لیے وہ غیر مطلق کی طرح بیوہ کی عدت بھی گزارے گی.

اور اگر طلاق بائن والی عورت کا دوران عدت خاوند فوت ہو جائے تو وہ طلاق کی عدت ہی پوری کریگی (یعنی بیوہ کی عدت نہیں گزارے گی) لیکن اگر خاوند نے اپنی بیوی کو مرض الموت میں طلاق دی ہو تو بیوی دونوں عدتوں میں لمبی عدت گزارے گی، امام احمد نے یہی بیان کیا ہے.

اور امام ثوری اور ابو حنیفہ اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے، امام مالک اور شافعی اور ابو عبید اور ابو ثور اور ابن منذر رحمہم اللہ کہتے ہیں: وہ طلاق کی عدت ہی گزارے گی؛ کیونکہ جب خاوند فوت ہوا تو وہ اس کی بیوی نہیں تھی؛ لیکن وہ نکاح سے بائن ہو چکی ہے تو وہ منکوحہ نہیں رہی...

اور اگر طلاق دینے والا مریض اس عورت کی حیض یا مہینہ یا وضع حمل کے اعتبار سے عدت ختم ہونے کے بعد فوت ہوا، یا اس کی طلاق دخول و رخصتی سے قبل تھی تو وہ بیوہ کی عدت نہیں گزارے گی....

لیکن اگر اسے خاوند نے صحت و تندرستی کی حالت میں طلاق بائن دی اور خاوند فوت ہو گیا تو وہ بھی طلاق کی عدت پوری کریگی، اور بیوہ کی وفات نہیں بسر کریگی، امام مالک اور شافعی اور ابو عبید ابو ثور اور ابن منذر کا یہی قول ہے" انتہی

دیکھیں: المغنی (94/8).

مزید آپ الموسوعۃ الفقھیۃ (291/10) اور (325/29) کا بھی مطالعہ کریں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا وہ مطلقہ عورت جس کا خاوند دوران عدت یا عدت کے بعد اچانک فوت ہو جائے تو اپنے خاوند کی وارث بنے گی یا نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"اگر طلاق رجعی ہے تو وہ عورت بیوی کے حکم میں ہے اور وہ طلاق رجعی کی عدت سے منتقل ہو کر بیوہ کی عدت گزارے گی.

طلاق رجعی یہ ہے کہ دخول اور رخصتی کے بعد عورت کو بغیر معاوضہ کے پہلی یا دوسری بار طلاق دی گئی ہو، جب اس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اپنے خاوند کی وارث ہو گی کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

.{اور وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی ہے اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں، اور ان کے لیے حلال نہیں کہ جو اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے اسے چھپائیں، اگر وہ اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں، اور ان کے خاوند اس مدت میں انہیں واپس لینے کے زیادہ حقدار ہیں، اگر وہ (معاملہ) درست کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں، اور معروف کے مطابق عورتوں کے لیے بھی اسی طرح حقوق ہیں جیسے ان کے اوپر ہیں}.البقرۃ (228).

اور اللہ تبارک و تعالی کا فرمان ہے:

.{اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لیے طلاق دو اور عدت کو شمار کرو، اور اللہ کا تقوی اختیار کرو جو تمہارا پروردگار ہے، انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو، اور نہ ہی وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ واضح طور پر کوئی فحاشی کا کام کریں، اور یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں، اور جو کوئی بھی اللہ کی حدود سے تجاوز کریگا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا، آپ نہیں جانتے کہ ہوسکتا ہے شائد اس کے بعد اللہ تعالی کوئی نئی بات پیدا کردے }.الطلاق (1).

یہاں اللہ سبحانہ وتعالی نے طلاق یافتہ بیوی کو دوران عدت اپنے خاوند کے گھر میں رہنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ :

.{آپ نہیں جانتے کہ ہوسکتا ہے شائد اس کے بعد اللہ تعالی کوئی نئی بات پیدا کردے }.

اس سے مراد خاوند کا رجوع ہے کہ ہوسکتا ہے خاوند اس سے رجوع ہی کرلے.

لیکن اگر طلاق یافتہ عورت کا خاوند اچانک فوت ہوگیا اور اسے طلاق بائن ہوچکی ہو، مثلا تیسری طلاق تھی یا پھر خاوند نے طلاق کا معاوضہ لیا ہو، یا پھر وہ فسخ نکاح کی عدت میں ہو طلاق کی عدت نہ ہو تو وہ عورت وارث نہیں بنے گی، اور نہ ہی وہ طلاق کی عدت سے بیوہ کی عدت میں منتقل ہوگی.

لیکن ایک حالت میں طلاق بائن والی عورت بھی وارث بن سکتی ہے مثلا اگر اس کے خاوند نے مرض الموت میں طلاق دی اور اس کے خاوند پر تہمت ہو کہ اس نے بیوی کو وراثت سے محروم کرنے کے لیے طلاق دی ہے، تو اس حالت میں وہ اس کی وارث بنے گی اور وراثت حاصل کریگی، چاہے عدت بھی گزر چکی ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ اس نے آگے کسی دوسرے شخص سے شادی نہ کی ہو، اور اگر شادی کر چکی ہو تو پھر وارث نہیں بن سکتی" انتہی

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (53/3).

اوپر کی سطور میں ہم نے جو تفاصیل بیان کی ہے اس سے آپ کے سوال کا جواب بھی معلوم ہوجاتا ہے.

اور ایسی وراثت حاصل کرنے کی صورت میں جس کی وہ مستحق نہ تھی اس پر لازم ہے کہ وہ اس کے ورثاء اور مستحقین کو واپس کرے، اسے اپنے پاس رکھنا حلال نہیں.

واللہ اعلم.